سورة البقرة

آيات ١٨٣ - ١٨٧

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَۙ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ
عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ
مِسۡكِيۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا فَهُوَ خَيۡرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ
كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ؕ وَ
مَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ وَ
لَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۖ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَ
لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾
اُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمۡ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ
بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى
الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾

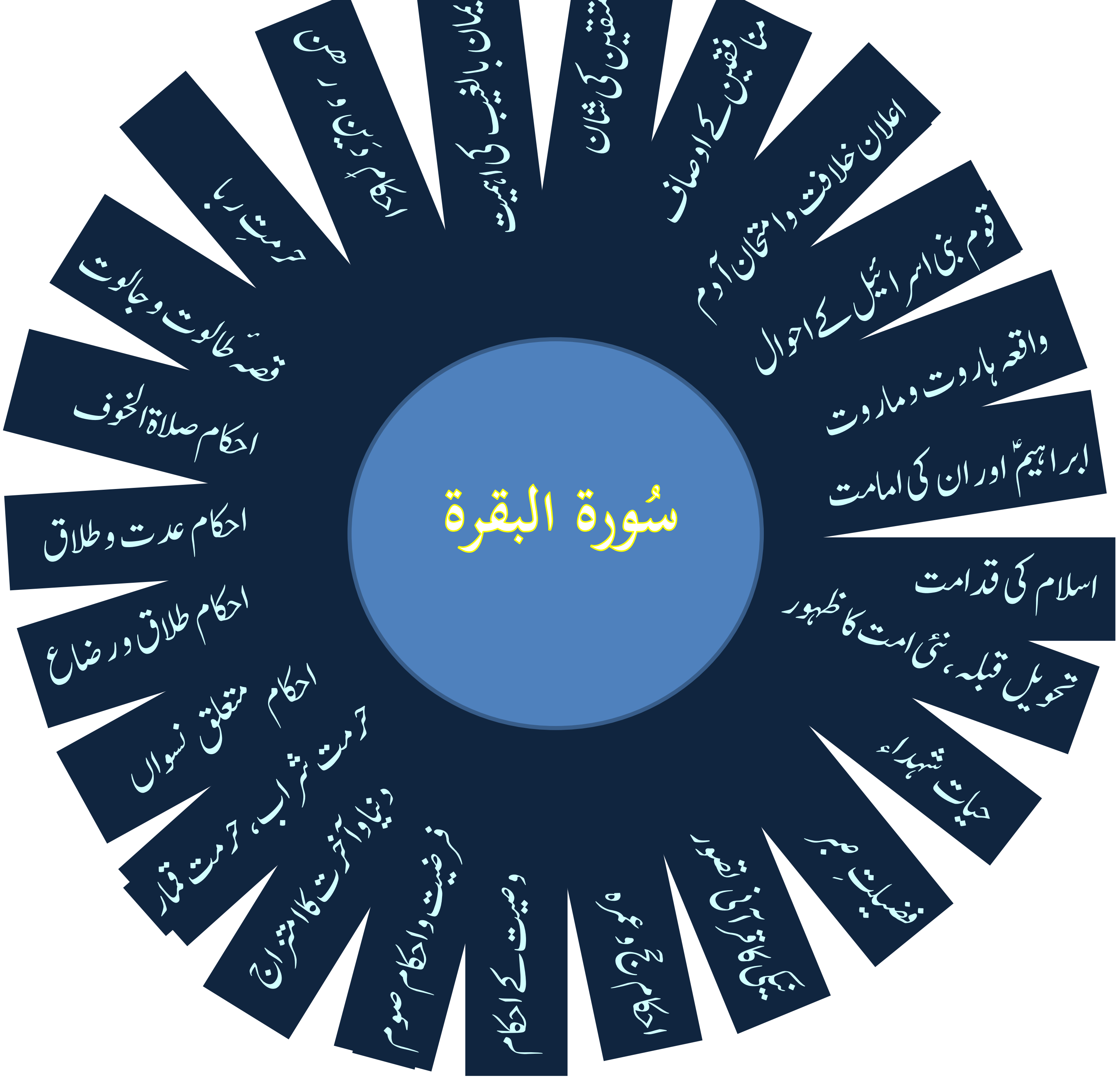
سُورۃ البقرۃ
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

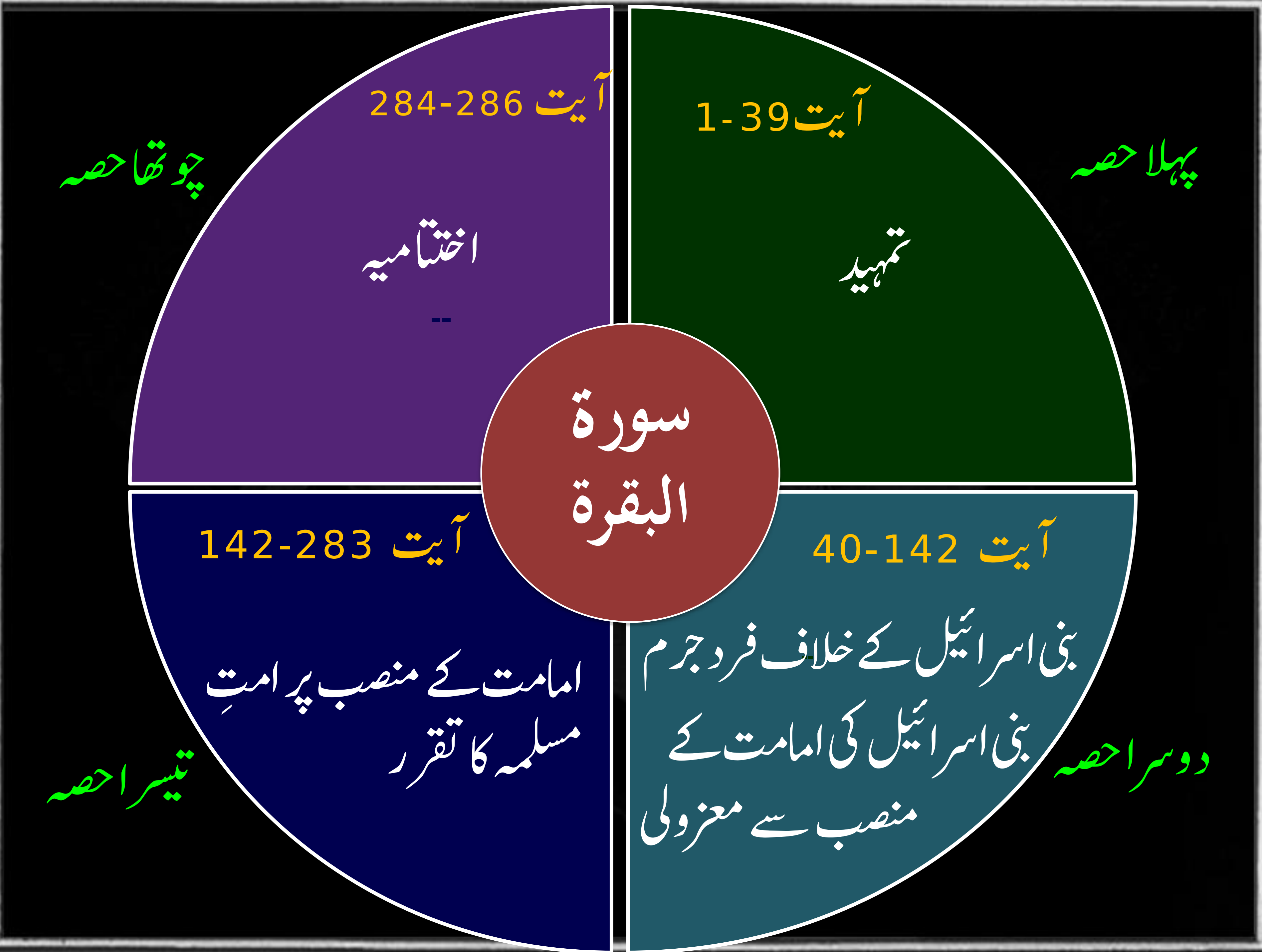

سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سر انجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو

كُتِبَ عَلَيْكُمُ ۔فرض کیا گیا تم پر

ٱلصِّيَامُ ۔ روزہ (رکھنے کو)

كَمَا كُتِبَ ۔ جیسا کہ فرض کیا گیا

عَلَى ٱلَّذِينَ ۔ان لوگوں پر جو

مِن قَبْلِكُمْ ۔ تم سے پہلے تھے

لَعَلَّكُمْ ۔شاید کہ تم

تَتَّقُونَ ۔: تقویٰ اختیار کرو

(ص و م)

صَامَ يَصُومُ ، صَوْمًا وصِيامًا کسی شے سے رک جانا اور اس کو ترک کرنا

صام الفرس۔ اہل عرب اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو بھوک اور پیاس کا عادی بنانے کے لیے باقاعدہ ان کی تربیت کرتے تھے تاکہ مشکل اوقات میں وہ زیادہ سختی برداشت کر سکیں۔ اسی طرح وہ اپنے گھوروں کو تند ہوا کے مقابلے کی بھی تربیت دیتے تھے

اسی سے صائم جس کے معنی، وہ شخص جو کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے رک جائے (کچھ مخصوص شرعی حدود و قیود کے ساتھ)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم
سے پہلے انبیا کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم
میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی

O ye who believe! Fasting is prescribed to you as it was prescribed to those before you, that ye may (learn) self-restraint,-

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ﴿۱۸۳﴾

روزے کی فرضیت

- روزے کی فرضیت کا حکم سن دو (2) ہجری میں نازل ہوا۔ ثقہ روایت کے مطابق تحویلِ کعبہ کے واقعہ سے دس پندرہ روز بعد ماہِ شعبان میں نازل ہوا
- اسلام کے اکثر احکام کی طرح روزے کی فرضیت بھی بتدریج عائد کی گئ ہے۔
- آپ ﷺ نے ابتداء میں مسلمانوں کو صرف ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی، مگر یہ روزے فرض* نہ تھے۔
- پھر سن ۲ ہجری میں رمضان کے روزوں کا حکم قرآن میں نازل ہوا، مگر اس میں اتنی رعایت رکھی گئ کہ جو لوگ روزے کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور پھر بھی وہ روزہ نہ رکھیں، وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔
- بعد میں دوسرے حکم سے یہ عام رعایت منسوخ کردی گئ لیکن مریض، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اور ضعیف لوگوں کے لیے رعایت کو بدستور باقی رہنے دیا گیا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

روزہ ہر امت پر فرض کیا گیا ہے

- مذاہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جس میں روزے کا تصور نہ ہو
- ہندومت- قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے – ہر ہندی مہینے کی گیارہ بارہ تاریخ کو اکاوشی کا روزہ ان کے مذہب میں- اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے
- قدیم مصری تہذیب میں روزے کا شمار تہواروں میں ہوتا تھا
- پارسی مذہب کی الہامی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں بھی روزے کا نہ صرف تصور موجود تھا بلکہ ان کے مذہبی پیشواؤں کے لیے تو پنجسالہ روزہ ضروری تھا
- یہودیوں میں بھی روزہ ایک فریضہ الٰہی کے طور پر موجود رہا ہے اگرچہ اس میں بہت کچھ ترمیم و تحریف کر ڈالی گئی لیکن وہ موسیٰؑ کی پیروی میں ۴۰ دن کے روزے کا تصور رکھتے ہیں
- عیسائیوں نے شریعت کو ساکت کر دیا لیکن وہ اس بات پہ متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن تک جنگل میں روزہ رکھا

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

روزے کا مقاصد روزہ ایک انسان ساز اور تربیت آفرین عبادت

- **تقویٰ**- شرعی اصطلاح میں تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ حاضر و ناظر ہونے کا یقین پیدا کرکے دل میں خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کردیتی ہے
- یعنی وہ ضمیر کے اس احساس کا نام ہے جس کی بناء پر ہر کام میں اللہ کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی مخالفت سے شدید نفرت پیدا ہو جاتی ہے
- تمام شریعت کی بنیاد تقوی پر ہے، تقوی پیدا ہوتا ہے جذبات و خواہشات پر قابو پانے کی قوت و صلاحیت سے اور اس قوت و صلاحیت کی سب سے بہتر تربیت روزوں کے ذریعہ سے
- **کس طرح؟** اس مہینے میں خواہشات نفس پر کنٹرول کرنا سیکھو، زندگی کے حرکات و سکنات میں نظم و ضبط پیدا کرو، اللہ کے حکم میں حلال سے بھی رک جاؤ، جس کے نتیجے میں تقویٰ ک پیدا ہوگا، مہینہ بھر کی اس مشق کے نتیجے میں سال کے باقی گیارہ مہینوں میں اسی مشق اور اسی تقوے کا اطلاق کرو

اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ

اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ - چند دن ہیں گنے ہوئے

مَعۡدُوۡدٰت جمع قلّت ہے، جو تین سے نو تک کے لیے آتی ہے

فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ - پس جو ہو تم میں سے

مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ - مریض یا کسی سفر پر

فَعِدَّةٌ - تو شمار (گنتی) ہے

عدت - لغوی معنی شمار یا گنتی کے ہیں

اصطلاحاً - وہ خاص مدت جو مطلقہ عورت یا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو طلاق یا وفات کے بعد از روئے شریعت بلا نکاح گزراتی ہے

مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ - دوسرے دنوں سے

وَعَلَى الَّذِيۡنَ - اور ان لوگوں پر جو

طوق - گردن کا حلقہ

يُطِيۡقُوۡنَهٗ - طاقت رکھتے ہیں اس کی

طاقة - وہ قوت اور مقدرت جس سے کوئی کام اس مشقت سے کیا جائے جیسے گردن میں طوق ڈالا ہوا ہے

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

فِدْيَةٌ - بدلہ دینا، بدلے میں کچھ دیکر مصیبت سے بچا لینا

فِدْيَةٌ - فدیہ ہے

طَعَامُ مِسْكِيْنٍ - ایک مسکین کا کھانا

تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ ، تَطَوُّعًا (۷)

رضاکارانہ کوئی کام کرنا

(ط و ع)

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا - پھر جو نفلًا زیادہ کرے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ - تو یہ بہتر ہے اس کے لیے

وَ اَنْ تَصُوْمُوْا - اور یہ کہ تم لوگ روزہ رکھو

خَيْرٌ لَّكُمْ - زیادہ اچھا ہے تمہارے لیے

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم

تَعْلَمُوْنَ - جانتے ہو

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَ
عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن
تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾

چند مقرر دنوں کے روزے ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لیے بہتر ہے لیکن اگر تم سمجھو، تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو

(Fasting) for a fixed number of days; but if any of you is ill, or on a journey, the prescribed number (Should be made up) from days later. For those who can do it (With hardship), is a ransom, the feeding of one that is indigent. But he that will give more, of his own free will,- it is better for him. And it is better for you that ye fast, if ye only knew

محمد اقبال

أَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

ابتدائی حکم کے متعلقات

- فرض روزوں کی ایک متعین تعداد ہے جو کہ ڈسپلن یعنی تنظیم اور باقاعدگی کا اقتضاء ہے
- وحدت امت کے لحاظ سے لازمی تھا کہ ایک متعین زمانہ، متعین حدود کے ساتھ ساری امت کے لیے مقرر ہو
- اس کا ایک پہلو یہ بھی کہ ان فرض روزوں کی تعداد کچھ بہت بڑی نہیں (ابتدائی حکم)
- مریض اور مسافر کے روزے سے متعلق فقہی احکامات
- مرض اور سفر کی حالت میں روزے کو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن بعد میں اسکی قضا لازم ہو گی
- مرض اور سفر کی تفصیل فقہ کی کتب میں
- قضا روزوں کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلانے کی یہ اجازت، جیسا کہ آگے کی آیت سے واضح ہوگا، بعد میں منسوخ کردی گئی اور اس کی جگہ روزہ رکھنا ہی ضروری قرار دیا گیا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ

رمضان رمضاء سے مشتق ہے، اس کا معنی سخت گرم زمین ہے لہٰذا رمضان کا معنی سخت گرم

شَهْرُ رَمَضَانَ- (یہ) رمضان کا مہینہ ہے

الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ - جس میں اتارا گیا قرآن

هُدًى لِّلنَّاسِ - ہدایت ہوتے ہوئے لوگوں کے لیے

وَ بَیِّنٰتٍ - اور واضح ہوتے ہوئے

مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ - ہدایت اور فرقان میں سے

فَمَنْ شَهِدَ - پس جو موجود ہو

مِنْكُمُ الشَّهْرَ - اس مہینے میں

فَلْیَصُمْهُ - تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے اس میں

وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ

وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا - اور جو ہو مریض

اَوْعَلٰى سَفَرٍ - یا کسی سفر پر

فَعِدَّةٌ - تو گنتی ہے

مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ - دوسرے دنوں سے

يُرِيْدُ اللّٰهُ - اللہ چاہتا ہے

بِكُمُ الْيُسْرَ - تمہارے لیے آسانی

وَلَا يُرِيْدُ - اور نہیں وہ چاہتا

بِكُمُ الْعُسْرَ - تمہارے لیے تنگی

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

وَلِتُكْمِلُوا - اور تاکہ تم پورا کرو

الْعِدَّةَ - گنتی کو

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ - اور تاکہ تم بڑائی بیان کرو اللہ کی

عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ - اس پر جو اس نے ہدایت دی تم کو

وَلَعَلَّكُمْ - اور شاید کہ تم

تَشْكُرُوْنَ - شکر ادا کرو

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾

رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی
روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو
پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری
کرے، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرلو اور تاکہ تم
اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو

The month of Ramadan in which was revealed the Qur'an, a guidance for mankind, and clear proofs of the guidance, and the Criterion (of right and wrong). And whosoever of you is present, let him fast the month, and whosoever of you is sick or on a journey, (let him fast the same) number of other days. Allah desires for you ease; He desires not hardship for you; and (He desires) that ye should complete the period, and that ye should magnify Allah for having guided you, and that peradventure ye may be thankful.

محمد اقبال

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

رمضان کی فضیلت کا حقیقی سبب

- رمضان کی تمام تر خیر و برکت اور انسانی سیرت و کردار کی تعمیر میں اس کی اثر اندازی کا سبب کیا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود ہی دیا ہے
- رمضان المبارک کی ساری سعادتوں اور فضیلتوں کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اس مہینہ میں نازل فرمایا اگر یہ کتاب کسی اور مہینہ میں نازل ہوتی تو بلا شبہ وہ مہینہ ایسی ہی عظمتوں کا حامل ہوتا
- یہی کتاب ہے جس کی وجہ سے یہ امت خیر الامم بنی اور رمضان خیر الشہور ٹھہرا ہے۔
- قرآن **اَلْهُدٰى** ہے، یہ کتاب ہدایت کی ایک کھلی شاہراہ ہے (تمام زندگی سے متعلق ہدایت)
- قرآن **بَيِّنٰت** ہے یعنی اس میں نہایت واضح، دل نشیں اور ہر الجھن کو دور کر دینے والے دلائل و براہین ہیں۔ جو رہتی دنیا تک عقل انسانی کی رہنمائی کے لیے کافی ہے
- قرآن **الفرقان** ہے۔ یعنی یہ کتاب حق کی علامت، کسوٹی اور پہچان ہے اسی لیے یہ حق کو باطل، سچ کو جھوٹ، صحیح کو غلط، کامیابی کو نامرادی کے بالمقابل پہلو بہ پہلو پیش کرتی ہے

وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾

جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار کرو اور شکر گزار بنو

- اس فریضہ کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے دلوں میں اس ہدایت و راہنمائی کی قدر و قیمت کا صحیح شعور پیدا ہو جائے
- کسی نعمت کی شکر گزاری اور کسی احسان کے اعتراف کی بہترین صورت یہ کہ انسان اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کے لیے زیادہ سے زیادہ تیار کرے، جس کے لیے عطا کرنے والے نے وہ نعمت عطا کی ہو۔
- دوسرے ایام کے مقابلے میں ماہ صیام میں، ان کے دلوں میں دین کا شعور زیادہ پختہ ہوا نکے دل معصیت اور گناہ کے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیں اور اس کی اطاعت کی طرف مائل ہوں
- روزہ جو بادی النظر میں تو ایک دشوار عبادت لگتی ہے مگر دراصل اللہ کا احسان عظیم ہے
- اس کے تربیتی مقاصد میں سے - ایک مومن کو اس عظیم کردار کے لیے تیار کیا جا رہا ہے جس کے لیے اس امت کو برپا کیا گیا ہے تاکہ وہ نہایت ہی خدا خوفی سے، اللہ کی نگرانی اور ایک زندہ ضمیر کے ساتھ اس فرض کو ادا کرے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

وَاِذَا سَاَلَكَ - اور جب پوچھیں آپ سے

عِبَادِیْ عَنِّیْ - میرے بندے میرے بارے

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ - میں تو یقیناً میں قریب ہوں

اُجِیْبُ - میں قبول کرتا ہوں

(ج و ب)

أَجَابَ يُجِيْبُ، إجابةً
جواب دینا، قبول کرنا

(IV)

اردو میں - جواب، اجابت (قبولیت)، مستجاب، مجیب

دَعْوَةَ الدَّاعِ - پکارنے والے کی پکار کو

(د ع و)

دَعَا يَدعُو، دُعاءً
پکارنا، بلانا، مانگنا

اِذَا دَعَانِ - جب وہ پکارے دَعَانِ اصل میں دَعَانِي تھا

دَاعٍ - پکارنے والا (فاعل)

مَدْعُوّ - جس کو پکارا یا بلایا گیا (مفعول)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ - پس چاہیے وہ حکم مانیں میرا (ج و ب)

(X) اِسْتَجَابَ یَسْتَجِیْبُ ، اِسْتِجَابَةً - (ضروری طور پر) ماننا، قبول کرنا

وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ -اور چاہیے کہ وہ لوگ ایمان لائیں مجھ پر

لَعَلَّهُمْ -شاید کہ وہ لوگ

یَرْشُدُوْنَ - ہدایت پائیں

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

اور اے نبیؐ، میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو اُنہیں بتا دو کہ
میں ان سے قریب ہی ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اُس کی پکار
سنتا اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ
پر ایمان لائیں یہ بات تم اُنہیں سنا دو، شاید کہ وہ راہ راست پا لیں

When My servants ask thee concerning Me, I am indeed close (to them): I listen to the prayer of every suppliant when he calles on Me: Let them also, with a will, Listen to My call, and believe in Me: That they may walk in the right way.

محمد اقبال

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ ‌ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ‌ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

اسلام کا امتیاز

- یہ حقوقِ انسانی کا سب سے بڑا منشور ہے کہ اللہ اور بندے کے درمیان کوئی فصل نہیں ہے
- اسلام نے انسان اور اس کے رب کے درمیان سے سارے واسطے اور Intermediaries ختم کر دیئے ــ اور انسان کو حقیقی معنوں میں آزاد (Liberate) کرایا ہے
- واسطے اور Intermediaries - جو انسانوں نے انسانوں کے استحصال کے لئے بنا رکھے ہیں
  - ← پوپ، پادری، پنڈت، پروہت اور پیر کی مسندیں - نذریں، نیازیں، نذرانے اور تقرب کے نا معلوم اور ان گنت من گھڑت تقاضے اور مظاہر
- اسلام نے یہ سارے واسطے ختم کر کے انسان کو براہ راست اللہ سے جوڑ دیا
- ...لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ، وَمِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى سعتِهَا، وَمِنْ جَوْرِ الْأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الْإِسْلَامِ... (رستم کے دربار میں ربعی بن عامرؓ کی تقریر)
- اللہ نے واضح فرما دیا کہ میرا ہر بندہ جب چاہے جہاں چاہے مجھ سے ہم کلام ہو سکتا ہے۔

أُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمۡ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ

أُحِلَّ لَكُمۡ ۔حلال کیا گیا تمہارے لیے

لَيۡلَةَ الصِّيَامِ ۔روزہ رکھنے کی رات میں

الرَّفَثُ ۔ مباشرت کو

رفَثَ يَرفُثُ ، رَفَثًا ۔ کوئی فحش بات کرنا

پھر کنایۃً مباشرت کے لیے بھی آتا ہے

اِلٰى نِسَآئِكُمۡ ۔ تمہاری عورتوں کی طرف

هُنَّ ۔ وہ ہیں

لِبَاسٌ لَّكُمۡ ۔ لباس تمہارے لیے

وَ اَنۡتُمۡ ۔اور تم ہو

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔لباس ان کے لیے

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ - جانا اللہ نے کہ تم لوگ

(خ ي ن)

كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ - خیانت کرتے رہے ہو

اِختَانَ يَخْتَانُ ، اخْتِيانًا - خیانت کرنا (VIII)

اَنْفُسَكُمْ - اپنے آپ سے

فَتَابَ عَلَيْكُمْ - پھر اس نے رجوع کیا (مہربانی کی) تم پر

وَعَفَا عَنْكُمْ - اور اس نے درگزر کیا تم سے

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ - تو اب تم مباشرت کرو ان سے

وَ ابْتَغُوْا مَا - اور تلاش کرو جو

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ - جو اللہ نے لکھا تمہارے لیے

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا - اور تم لوگ کھاؤ اور پیو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ - یہاں تک واضح ہو جائے تمہارے لیے

الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ - سفید دھاگہ

خَاطَ يَخِيْطُ ، خَيْطًا و خِيَاطَةً - کپڑا سینا

خَيْطٌ - دھاگہ، ڈوری

خِيَاطٌ - سوئی

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ج ۷/۴۰

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ - کالے دھاگے سے

مِنَ الْفَجْرِ - فجر میں

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ - پھر تم پورا کرو روزہ رکھنے کو

اِلَى الَّيْلِ - رات تک

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ ۔اور نہ تم مباشرت کرو ان سے

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۔اس حال میں کہ تم اعتکاف کرنے والے ہو

عَكَفَ يَعْكِفُ (و يَعْكُفُ) ، عُكوفًا تعظيمًا
کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا

فِی الْمَسٰجِدِ ۔ مسجدوں میں

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۔ یہ اللہ کی حدود ہیں

فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۔پس نہ تم قریب جاؤ ان کے

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ ۔اس طرح اللہ واضح کرتا ہے

اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ ۔اپنی نشانیوں کو لوگوں کے لیے

لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۔شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں

وَاِنۡ اُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمۡ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ
اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ ۖ وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ
الۡفَجۡرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ وَاَنۡتُمۡ عٰكِفُوۡنَ ۙ فِى الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡكَ
حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَقۡرَبُوۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کیا گیا ہے وہ
تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے اللہ کو معلوم ہے تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے
تھے پس تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا سو اب ان سے مباشرت کرو اور طلب
کرو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تمہارے لیے سفید
دھاری سیاہ دھاری سے فجر کے وقت صاف ظاہر ہو جاوے پھر روزوں کو رات پورا کرو اور
ان سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں سو ان کے
قریب نہ جاؤ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں

محمد اقبال

وَاُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ
اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ
مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾

It is made lawful for you to go in unto your wives on the night of the fast. They are raiment for you and ye are raiment for them. Allah is Aware that ye were deceiving yourselves in this respect and He hath turned in mercy toward you and relieved you. So hold intercourse with them and seek that which Allah hath ordained for you, and eat and drink until the white thread becomes distinct to you from the black thread of the dawn. Then strictly observe the fast till nightfall and touch them not, but be at your devotions in the mosques. These are the limits imposed by Allah, so approach them not. Thus Allah expounds His revelation to mankind that they may ward off (evil).

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

روزے سے متعلق سوالات کے جوابات

- مسلمانوں نے روزوں کے فرض ہونے کے بعد احتیاط اور تقوی کے پیش نظر یہ خیال کیا کہ جس طرح روزے کی حالت میں، دن میں زن و شو کے تعلقات کی اجازت نہیں ہے اسی طرح شب میں بھی اس کی اجازت نہیں ہوگی
- پھر اس کے ناجائز یا مکروہ ہونے کا خیال دل میں لیے ہوئے بسا اوقات اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے۔ یہ گویا اپنے ضمیر کے ساتھ خیانت کا ارتکاب تھا
- اس سے اندیشہ تھا کہ ایمان والوں میں ایک مجرمانہ اور گناہ گارانہ ذہنیت پرورش پاتی رہے گی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے اس خیانت پر تنبیہ فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ فعل تمہارے لیے جائز ہے۔ لہٰذا اب اسے برا فعل سمجھتے ہوئے نہ کرو، بلکہ اللہ کی اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قلب و ضمیر کی پوری طہارت کے ساتھ کرو
- میاں بیوی کے تعلق کو لباس کے استعارے سے بیان کیا گیا۔ دونوں ایسے فطری تقاضوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں کہ کسی صورت بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں رکھے جا سکتے۔ ان کے اس تعلق پر اسی حد تک پابندی لگائی جا سکتی ہے جس حد تک فطرت اجازت دے

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

روزے کے آغاز اور انتہا کی حدود

- ابتداء میں روزے کے آغاز اور انتہا کے بارے میں لوگوں کو بہت سی غلط فہمیاں تھیں
- کسی کا خیال تھا کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور کوئی یہ سمجھتا تھا کہ رات کو جب تک آدمی جاگ رہا ہو، کھا پی سکتا ہے۔ جہاں سو گیا، پھر دوبارہ اٹھ کر وہ کچھ نہیں کھا سکتا... وغیرہ، جن سے لوگوں کو بہت تکالیف اٹھانی پڑتی تھیں
- یہاں انہی غلط فہمیوں کو رفع کیا گیا ہے۔ اس میں روزے کی حد طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مقرر کردی گئی اور غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رات بھر کھانے پینے اور مباشرت کرنے کے لیے آزادی دے دی گئی
- اس کے ساتھ نبی ﷺ نے سحری کا قاعدہ مقرر فرمادیا تاکہ طلوع فجر سے عین پہلے آدمی اچھی طرح کھا پی لے۔
- اسلام میں عبادات کے اوقات آفاقی ہیں جس سے دنیا میں ہر وقت ہر مرتبہ تمدن کے لوگ ہر جگہ اوقات کا تعین کر سکیں - یہی معاملہ رمضان کے روزوں کی افطار و سحر کا بھی ہے

اضافی مواد

Reference Material

رمضان

- رمضان اسلامی سال کا نواں قمری مہینہ ہے
- رَمَضَان۔ یہ رمض سے مشتق ہے، جس کے معنی شدید گرمی، دھوپ کی شدت سے تپ جانے والی زمین یا پتھر اور گرمی کی شدت سے کسی کا جلنا وغیرہ آتے ہیں
- رمضان المبارک کے دیگر نام۔ مختلف احادیث میں اسے شهر الصبر، شهرمبارک، شهر الصوم شهر عظیم، شهر المواساة کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے
- شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا''
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ: "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ، إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ" رواه مسلم

آپ ﷺ نے فرمایا، پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے

رمضان کی فضیلت

- مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. بخاری، کتاب الصلاۃ التراویح -
جو شخص بحالتِ ایمان رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں

- الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ. مسند أحمد (6589)، طبرانی کبیر، مستدرک حاکم وشعب الایمان - روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے (پینے) سے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔ چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی

- عن عبد الله بن عمر قال: سمعت رسولَ الله صلَّى الله عليه وسلَّم يقول: إنَّ للصَّائم عند فِطرِه دعوةً ما تُرَدُّ رواہ احمد- روزے دار کے لیے افطاری کے وقت ایک ایسی دعا ہوتی ہے جو ردّ نہیں ہوتی

رمضان کی فضیلت

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثلاثة لا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي لأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ رواه الترمذي (2525) تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا ردّ نہیں کی جاتی: روزہ دار حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کرلے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا تو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اُٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے بھی کھول دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد ہی ہو۔
- مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّإِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. بخاری، كتاب الصلاة التراويح - جو شخص بحالتِ ایمان رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں
- وكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِن رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، صحیح بخاری، كتاب الصوم جبریل امینؑ رمضان المبارك میں ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور کیا کرتے تھے

روزے کی حکمتیں

1. تقویٰ کا حصول- لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلاَّ الْجُوعُ وَ الظَّمَأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلاَّ السَّهَرُ ...)
2. تربیت صبر و شکر (لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ)- روزہ کھانا پینا ترک کر دینے کا نام ہے اور کھانا پینا اللہ کی بڑی نعمت ہے جب انسان کچھ دیر کے لیے ان نعمتوں کے استعمال سے رک جاتا ہے تو اس کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قدر و قیمت جذبہ شکر پیدا کرتی ہے
3. جذبۂ ایثار- عملا بھوک پیاس کی کیفیت سے گزر سے گذر کر معاشرے کے مسکین نادار اور مفلوک الحال افراد کی زبوں حالی کا احساس ہوتا ہے (اخوت و محبت، مروت اور دردمندی..)
4. ضبط و تزکیۂ نفس (نفس امارہ کو قابو میں رکھنا، اپنے نفس کو جائز اور حلال خواہشوں سے روکنا)
5. رضائے الٰہی کا حصول

رمضان کے معمولات

1. صیام - رمضان کے روزوں کی پابندی کو لازم ٹھہرالینا
2. قیام- رمضان المبارک کی راتوں میں نماز تراویح، تسبیح و تہلیل اور کثرت سے ذکر و فکر میں مشغول رہنا
3. تلاوتِ قرآن - قرآن کی تلاوت کا کثرت سے معمول بنالینا
4. اعتکاف: آخری عشرے کے ایام میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں بیٹھنا
5. نمازِ تہجد: سال کے بقیہ مہینوں کی نسبت رمضان المبارک میں نماز تہجد کی ادائیگی میں زیادہ انہماک اور ذوق و شوق کا مظاہرہ
6. صدقہ و خیرات: عام دنوں کی نسبت اس مہینے میں صدقہ و خیرات کی کثرت